بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۱۵ ہجرت ۱۳۵۷ہش ۱۵ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۰۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کی کامیابی کے لئے

احبابِ جماعت خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور اپنے اِس سفر میں اُس اہم بین الاقوامی کانفرنس میں بھی شمولیت فرمائیں گے جو ماہ جون کے شروع میں لندن میں ہو رہی ہے اور جس میں اسلام اور قرآن کریم کے مؤقف کی تائید میں مقالے پڑھے جائیں گے۔

احبابِ جماعت خصوصیت کے ساتھ اِن ایام میں دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا اور حضور کے رفقاء کا حافظ و ناصر ہو، روح القدس کے ساتھ حضور کی مدد فرمائے اور اِس کانفرنس کو ہر لحاظ سے کامیاب اور خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں اور ایک لمحہ بھی ذکر سے غافل نہیں ہوتے

ذکرِ الٰہی ان کے لئے محبوبِ طبع، مدارِ آرام اور مدارِ زندگی ہو جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ یعنی چھٹے درجہ کے مومن جو پانچویں درجہ سے بڑھ گئے ہیں وہ ہیں جو اپنی نمازوں پر آپ محافظ اور نگہبان ہیں یعنی وہ کسی دوسرے کی تذکیر اور یاددہانی کے محتاج نہیں رہے بلکہ کچھ ایسا تعلق ان کو خدا سے پیدا ہو گیا ہے اور خدا کی یاد کچھ اس قسم کی محبوب طبع اور مدارِ آرام اور مدارِ زندگی ان کے لئے ہو گئی ہے کہ وہ ہر وقت اس کی نگہبانی میں لگے رہتے ہیں اور ہر دم ان کا یاد الٰہی میں گزرتا ہے اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی خدا کے ذکر سے الگ ہوں۔

اب ظاہر ہے کہ انسان اُسی چیز کی محافظت اور نگہبانی میں تمام تر کوشش کر کے ہر دم لگا رہتا ہے جس کے گم ہونے میں اپنی ہلاکت اور تباہی دیکھتا ہے جیسا کہ ایک مسافر جو ایک بیابان بے آب و دانہ میں سفر کر رہا ہے جس کے صدہا کوس تک پانی اور روٹی ملنے کی کوئی امید نہیں وہ اپنے پانی اور روٹی کی جو ساتھ رکھتا ہے بہت محافظت کرتا ہے اور اپنی جان کے برابر اس کو سمجھتا ہے کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے ضائع ہونے میں اس کی موت ہے۔ پس وہ لوگ جو اس مسافر کی طرح اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں اور گو مال کا نقصان ہو یا عزت کا نقصان ہو یا نماز کی وجہ سے کوئی ناراض ہو جائے نماز کو نہیں چھوڑتے اور اس کے ضائع ہونے کے اندیشہ میں سخت بیتاب ہوتے اور پیچ و تاب کھاتے گویا مر ہی جاتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی یادِ الٰہی سے الگ ہوں وہ درحقیقت نماز اور یادِ الٰہی کو اپنی ایک ضروری غذا سمجھتے ہیں جس پر ان کی زندگی کا مدار ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۲)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

نماز مومنوں پر ایک موقت فرض ہے

نماز کو سنوار کر پڑھا کرو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ (النساء: ۱۰۴)

ترجمہ:- جب تم مطمئن ہو جاؤ تو نماز کو سنوار کر پڑھو۔ نماز مومنوں پر یقیناً ایک موقت فرض ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:-

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ تَعَالٰی غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَآءِ الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ، فَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ، لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِہٖ یُھَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ۔" (مسلم)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہو کہ کل کو اللہ تعالیٰ سے اسلام کی حالت میں ملاقات کرے تو اس کو چاہیئے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں ان کے لئے بلایا جائے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ طریقے ہدایت کے مشروع فرمائے ہیں اور انہی میں سے یہ نماز بھی ہے، اور اگر تم نے اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھ لی جیسا کہ یہ شخص گھر میں پیچھے رہ کر نماز پڑھتا ہے تو تم نے اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑ دیا، اور اگر تم نے اپنے نبی کے طریقے کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو گئے اور ہم نے تو ایسے لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ ان میں سے جماعت کے پیچھے بجز منافق کے اور کوئی نہ رہتا تھا اور بعض حضرات کو تو دو آدمیوں کے سہارے سے لایا جاتا تھا (بوجہ ضعف یا مرض کے) یہاں تک کہ صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۷ر جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ

۱۵ر ہجرت ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آگ کے عذاب سے نجات کی ایک جامع دعا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ایک نہایت جامع دعا سکھائی ہے جو دنیا و آخرت کی فلاح پر محیط ہے۔ جس انسان کو دنیا اور آخرت میں فلاح میسر آجائے اُس سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ اُس دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۚ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (البقرہ آیات ۲۰۲، ۲۰۳)

ترجمہ:۔ اور لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں (اس) دنیا (کی زندگی) میں (بھی) کامیابی دے اور آخرت میں (بھی) کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کی (نیک) کمائی کے سبب سے (ثواب کا) ایک بہت بڑا حصہ (مقدر) ہے اور اللہ (بہت) جلد حساب چکا دیتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی مانگنے کی دعا سکھائی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب تک انسان دنیا اور آخرت دونوں میں فلاح کا وارث نہ بنے وہ حقیقی طور پر کامیاب قرار نہیں پا سکتا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً میں دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی حاصل کرنے کی دعا سکھائی ہے اسی طرح اس کے معاً بعد وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہلوا کر دنیا اور آخرت دونوں میں آگ کے عذاب سے بچنے کی دعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

دراصل انسان کی جنت اور دوزخ اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہیں۔ جس طرح ایک شخص نیک اعمال بجا لا کر اس دنیا کو اپنے لئے جنت بنا لیتا ہے اور وہ آخرت میں بھی جنت کا مستحق قرار پاتا ہے اسی طرح جس شخص کو آخرت میں دوزخ میں ڈالا جائے گا وہ اس دوزخ کی آگ کو اپنے برے افعال کی وجہ سے اسی دنیا سے اپنے ہمراہ لے کر جائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا سکھا کر دراصل یہ تعلیم دی ہے کہ انسان اس دنیا میں اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے اپنے لئے یہاں آگ نہ بھڑکائے تاکہ اگلے جہان میں بھی وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ قرار پا سکے۔ انسان پہلے اس دنیا میں اپنے گرد آگ بھڑکاتا ہے پھر اسی بناء پر وہ اگلے جہان میں بھی آگ کے عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے۔

یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ دنیا کی آگ سے کیا مراد ہے؟ سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کی آگ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہو گی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، حزن، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دُکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن، غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن (وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہہ کر) دعا کرتا ہے کہ (ہمارے رب) ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹)

پس دنیا اور آخرت دونوں میں آگ سے نجات ایک مومن کا منتہائے مقصود ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی نہایت جامع دعا سکھائی ہے جو دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح پر محیط ہے۔ جو لوگ یہ دعا مانگتے ہیں خدا انہیں اسی دنیا میں آگ سے بچا لیتا ہے۔ اول تو خدا انہیں ایسے مصائب سے جو انسانوں کی زندگی کو دوزخ بنانے کا موجب بن جاتے ہیں محفوظ رکھتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کے ماتحت ان پر کچھ مصائب اور مشکلات آتی بھی ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کی رضا کو ہر شئے پر مقدم کیا ہوتا ہے اس لئے وہ مشکلات انہیں مشکلات نہیں معلوم ہوتیں۔ وہ اپنی جگہ مطمئن ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان مشکلات کو اپنے فضل سے دور کر دکھائے گا۔ اُس اطمینانِ قلب کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا کیا جاتا ہے وہ مشکلات کے دوران بھی دم نقد بہشت میں ہوتے ہیں۔ دوزخ کی آگ اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ان پر حرام کر دی جاتی ہے۔

الغرض قرآن مجید کی یہ دعا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ایک نہایت ہی جامع دعا ہے جو دنیا اور آخرت کی فوز و فلاح پر حاوی ہے اور دنیا اور آخرت دونوں میں آگ کے عذاب سے حفاظت دلانے والی ہے۔

ہر گام پہ ہمراہ ہوں رحمت کے فرشتے

صورت بھی حسیں آپ کی سیرت بھی حسیں ہے — اس دنیا میں آج آپ سا کوئی بھی نہیں ہے

آنکھوں میں جھلک نورِ محمدؐ کی ہمیشہ — خورشید کی مانند درخشاں سی جبیں ہے

رقصاں رخِ روشن پہ مسرت ہی مسرت — دل معرفتِ حق سے پُر از نورِ یقیں ہے

محمودِ مسیحا کو بشارت ملی جن کی — صد شکر امام اپنا وہی ناصرِ دیں ہے

قرآن کے حافظ بھی، محافظ بھی، امیں بھی — اور مشعلِ رہ اُن کی یہی شرعِ متیں ہے

ذریتِ احمدؑ کی ہیں برکات یہ جن سے — ربوہ کی زمیں ذاتِ قرارٍ وَّ معیں ہے

یکتائے زمانہ ہمارے آقا ہیں یہ ہمدم — دکھلا کوئی ان جیسا جو دنیا میں کہیں ہے

مُردوں کو باذنِ اللہ جلانے کو چلے ہیں
دامن میں فقط توشۂ قرآنِ مبیں ہے

"اللہ نگہبان، خدا حافظ و ناصر" — ہر لحظہ وہی سب کی حفاظت کا ضمیں ہے

ہر طور سے کر دے وہ مبارک یہ سفر بھی — ہر لب پہ دعا یہ ہی باخلاص و یقیں ہے

سایہ رہا اُس کا ہی سدا آپ کے سر پر — اور اب بھی وہی یار و مددگار و معیں ہے

اللہ کے فرشتوں کی حفاظت میں ہیں آپ — مومن کا یہی سب سے بڑا حصنِ حصیں ہے

مل جائے مجھے خاص دعا آپ کی آقا — اک عرصہ سے بیمار مری جانِ حزیں ہے

سچ کہتا ہوں اسلام کی خدمت کے سوا اور
دل میں کوئی حسرت کوئی ارمان نہیں ہے

(محمد صدیق امرتسری — سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"رہبرِ ما، سیّدِ ما، مصطفیٰؐ است" (المسیح الموعودؑ)

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب، امریکہ

سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار عقیدت و شیفتگی سے پُر ہیں۔ حضرت اقدس کے اس پاکیزہ کلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق دیدنی ہے۔ مختصراً ؎

"بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم"

حضورؑ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے عشق کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے مخمور ہوں۔ اگر محبت رسول اللہؐ کفر کے مترادف ہے تو میں واقعی پکا کافر ہوں۔

حضورؑ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے چہرے کا پرتو ہیں اور آپ میں ہی خدا تعالیٰ کی صفات منعکس ہیں اور یہ حدیث حقیقی ہے کہ :-
"جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔" ؎

"مصطفیٰ آئینۂ روئے خداست
منعکس در وے ہماں خوئے خداست
گر ندیدستی خدا او را ببیں
من رانی قد رای الحق این یقین"
(درثمین فارسی صفحہ ۱۳)

فرماتے ہیں :-
چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور کا پرتو ہیں اس لئے ہماری ساری بھلائیاں انہی کے ساتھ وابستہ ہیں ؎

"رسولِ خدا پرتوِ از نورِ اوست
ہمہ خیرِ ما زیرِ مقصودِ اوست" صفحہ ۲۱۳)

حدیث قدسی ہے :-

"لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ"

کہ اے محمدؐ اگر آپ کو پیدا نہ کیا جاتا تو زمین و آسمان کو پیدا نہ کیا جاتا۔

اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سرتاج ہیں۔ آقا ہیں۔ جان کا نور ہیں اور انہی کی وجہ سے جہان کی تخلیق ہوئی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں کے امام اور چراغ ہیں۔ محمدؐ ہی زمین و زمان کو روشن کرنے والے ہیں ؎

"ہماں سرور و سیّد و نورِ جاں
محمدؐ کز و ہست نقشِ جہاں"
(کتاب البریہ، بدر ۲۹ اپریل ۱۹۰۹ء، درثمین فارسی صفحہ ۲۱۳)

"محمد است امام و چراغ ہر دو جہاں
محمد است فروزندۂ زمین و زماں"
(درثمین فارسی صفحہ ۲۳)

فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاکوں کے سردار ہیں اور اللہ کے محبوب ہیں ؎

"سیدِ پاکاں محمدؐ آنکہ محبوبِ خداست"
(تشحیذ الاذہان دسمبر ۱۹۰۶ء۔ درثمین فارسی صفحہ ۲۹۹)

پھر فرماتے ہیں :-

"محمدؐ ہست نقشِ نورِ خداست
کہ ہرگز چنو نے گیتی نخاست
تہی بود از راستی ہر دیار
پُر از ظلمت آں شب کہ تاریک و تار
خدا لیش فرستاد و حق گسترید
زمیں را بداں مقدمے جاں دمید
نہالیست از باغِ قدس و کمال
ہمہ آلِ او ہمچو گلہائے آل"
(براہین احمدیہ حصہ دوم۔ درثمین فارسی صفحہ ۳۵)

؎ "ابوالقاسم آں آفتابِ جہاں
کہ روشن شد از وے زمین و زماں
بشر کے بُدے از ملک نیک تر
نبودے اگر چوں محمدؐ بشر"
(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ درثمین فارسی صفحہ ۶۹)

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور کا سب سے بڑا نقش ہیں ان جیسا انسان دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا ہر ملک سچائی سے خالی تھا۔ اس رات کی طرح جو بالکل اندھیری ہو۔ خدا تعالیٰ نے انہیں بھیجا اور انہوں نے حق کو پھیلایا ان کے آنے سے زمین میں جان پڑ گئی وہ پاکیزگی اور کمال کے باغ کا ایک درخت ہیں اور ان کی سب آل گلاب کے پھول کی طرح ہے

ابوالقاسم وہ آفتاب عالمتاب ہیں جن کی وجہ سے زمین و زماں روشن ہو گئے۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کا انسان پیدا نہ ہوتا تو انسان فرشتہ سے بہتر کیوں کر ثابت ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۳ء میں "آئینہ کمالاتِ اسلام" تصنیف فرمائی تو اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ستائش میں ایک نظم لکھی جس کا آغاز یوں ہوتا ہے :

"عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ"
(آئینہ کمالاتِ اسلام، درثمین فارسی صفحات ۱۹۰ - ۱۹۳)

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں ایک عجیب نور ہے اور محمدؐ کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے اس نظم کے کچھ اشعار یہ ہیں :-

"ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف
کہ گردد از محبانِ محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت
بشو از دل ثنا خوانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ
فدا شد در رہش ہر ذرۂ من
کہ دیدم حسنِ پنہانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
تو جانِ ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ"
(آئینہ کمالاتِ اسلام)

کہ دل اس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے جب وہ محمدؐ کے دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ میں دونوں جہان میں سے کسی شخص کو نہیں جانتا جو محمدؐ کی سی شان و شوکت رکھتا ہو۔ اگر تو نفس کی بدمستیوں سے نجات چاہتا ہے تو محمدؐ کے مستانوں میں سے ہو جا اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تیری تعریف کرے تو تہ دل سے محمدؐ کا مدح خواں بن جا۔ اگر تو اس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا کہ محمدؐ ہی محمدؐ کی دلیل ہے۔ میرا دل ہر وقت احمدؐ کی خاکِ پا پر نثار ہے اور میرا دل ہر وقت محمدؐ پر قربان رہتا ہے اس کی راہ میں میرا ہر ذرہ قربان ہے کیونکہ میں نے محمدؐ کا مخفی حسن دیکھ لیا ہے میں کسی اور استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں صرف محمدؐ کے مدرسے کا پڑھا ہوا ہوں۔ آپؐ نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا ہے۔ اے محمدؐ آپ پر میری جان فدا ہو

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں ؎

"جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است"
(درثمین فارسی صفحہ ۱۲۵)

کہ میری جان اور دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آلِ محمدؐ کے کوچے پر قربان ہے۔

پھر فرماتے ہیں :-

"یا رسول اللہؐ برویت عہد دارم استوار
عشقِ تو دارم ازاں روزیکہ بودم شیرخوار"
(درثمین فارسی صفحہ ۱۸۲)

کہ اے رسول اللہ! میں آپؐ سے مضبوط تعلق رکھتا ہوں اور اس دن سے کہ میں شیر خوار تھا مجھے آپؐ سے محبت ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ الٰہی میں سرشار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مگن ہونے کے باوجود شریر اور ناسمجھ لوگ جو کہتے ہیں حضورؑ ان سے یوں مخاطب ہیں :-

"کلمہ گویاں را چرا کافر نہی نام اے اخی
گر تو داری خوفِ حق رو بیخِ کفرِ خود برآر"
(درثمین فارسی صفحہ ۱۶۲)

"مومنے را نام کافر مے نہی
کافرم گر مومنی با ایں خیال"
(صفحہ ۱۶۳)

"الحمد اللہ کہ خود قطع تعلق کرد ایں قومے
خدا از رحمت و احسان میسر کرد خلوت را"
(صفحہ)

"امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم"
(صفحہ ۱۶۹)

کہ اے بھائی کلمہ گوؤں کا نام کافر کیوں رکھتا ہے اگر تو خوف خدا رکھتا ہے تو خود اپنے کفر کی جڑ کو نکال

تو دوسروں کا نام کافر رکھتا ہے اگر تو اس عقیدہ کے باوجود مومن ہے تو واقعی میں کافر ہوں۔

خدا کا شکر ہے کہ اس قوم نے خود ہی مجھ سے قطع تعلق کر لیا اور خدا نے مہربانی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے خلوت میسر کردی۔

آج اس قوم نے میرے مقام کو نہیں پہچانا لیکن ایک وقت آئے گا کہ رو رو کر میرے مبارک وقت کو یاد کرے گی۔

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"کجا از آستانِ مصطفیٰؐ اے بدگہر زیم
نہ یابیم در جہانے دگر این جاہ و دولت را"
(درثمین فارسی ص۱۶۵)

"ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفیٰؐ ما را امام و مقتدا"
(ص۱۴۲)

"اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے
امّی و در علم و حکمت بے نظیر
زیں چہ باشد حجتے روشن ترے"
(ص۱۹)

کہ اے نادان ہم درگاہِ مصطفیٰؐ سے بھاگ کر کہاں جائیں چونکہ ہم کسی اور جگہ پر عزت نہیں پا سکتے۔

ہم خدا کے فضل سے مسلمان ہیں اور محمدؐ ہمارے امام اور پیشوا ہیں۔

ہم اسی دین میں ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور اسی دین پر دنیا سے گزر جائیں گے۔ وہ رسول جن کا نام محمدؐ ہے ان کا مقدس دامن ہمارے ہاتھ میں ہے

وہ خیر الرسل اور خیر الانام ہیں اور ہر قسم کی نبوت ان پر ختم ہو گئی ہے۔

ان کے پاک نفس پر ہر کمال ختم ہو گیا ہے اس لئے ان پر پیغمبروں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

وہ امّی ہیں لیکن علم و حکمت میں بے نظیر ہیں اس سے زیادہ ان کی صداقت پر اور کیا دلیل ہوگی۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں رطب اللسان ہیں:۔

"آں شہِ عالم کہ نامش مصطفیٰؐ
سیدِ عشاقِ حق شمس الضحیٰ
آنکہ ہر نورے طفیلِ نورِ اوست
آنکہ منظورِ خدا منظورِ اوست
آنکہ بہرِ زندگی آبِ رواں
در معارف ہمچو بحرِ بیکراں
آنکہ بر صدق و کمالش در جہاں
صد دلیل و حجتِ روشن عیاں
آنکہ انوارِ خدا بر روئے او
مظہرِ کارِ خدائی کوئے او
آنکہ بہرش گمے رساند تا سما
مے کند چوں ماہِ تاباں در صفا"
(درثمین فارسی ص۱۳۰)

وہ جہان کے بادشاہ جن کا نام مصطفیٰؐ ہے وہ عشاقِ حق کے سردار ہیں اور شمس الضحیٰ ہیں۔ وہی ہیں کہ ہر نور انہی کے طفیل سے ہے اور وہی ہیں جن کا منظور کردہ خدا کا منظور کردہ ہے۔

ان کا وجود زندگی کے لئے آبِ رواں ہے اور حقائق و معارف کا ایک ناپیدا کنار سمندر۔

آپ وہی ہیں کہ جن کی سچائی اور کمال پر دنیا میں سینکڑوں دلیلیں روشن ہیں اور جن کے چہرے پر خدا کے انوار برستے ہیں اور جن کا کوچہ نشانات الٰہی کا مظہر ہے۔

آپ وہی ہیں کہ جن کی محبت آدمی کو آسمان تک پہنچاتی ہے اور صفائی میں چمکتے ہوئے چاند کی طرح بنا دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ کے حضور ملتجی ہیں کہ حوالہ کرتا ہے اپنے محبوب محمد مصطفیٰؐ کے نام پر جن کا تو ہر جگہ مددگار ہے مجھ پہ لطف و کرم فرما کیونکہ وہ تیرا اور میرا دل بہ دل دوست اور مددگار ہے چونکہ مجھے تیری قوت پر بھروسہ ہے اگرچہ میں خاک کی طرح ہوں بلکہ اس سے بھی کم تر۔

"اے خداوندم بنامِ مصطفیٰؐ
کش شدی در ہر مقامے ناصرے
دستِ من گیر از رہِ لطف و کرم
در مہمّم باش یار و یاورے
تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ من
ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے"
(درثمین فارسی ص۲۸)

الفضل خود خرید کر پڑھیئے!

الحاج شیخ محمد عبداللہ صاحب قادیانی کا ذکرِ خیر

مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیالگڑھی۔ ربوہ

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب قادیانی مرحوم رضی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے صاحبزادہ برادرم مکرم الحاج شیخ محمد عبداللہ صاحب یکم مئی ۱۹۷۸ء بروز پیر ۸ بجے صبح دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے بمقام فیصل آباد ۶۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون!)

شیخ صاحب مرحوم سے ویسے تو خاکسار کی جان پہچان قادیان کے زمانہ سے چلی آرہی تھی لیکن خاکسار کی لکھنؤ سے واپسی کے بعد بطور مربی جب عاجز کا تقرر جولائی ۱۹۴۸ء میں فیصل آباد میں ہوا اور ایک لمبا عرصہ اللہ تعالیٰ نے بطور انچارج مبلغ اس جگہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی تو اس زمانہ میں مکرم شیخ صاحب کے ساتھ دوستانہ مراسم نے گہرا رنگ اختیار کیا۔ ابتداء میں مرحوم کا کاروبار بہت معمولی تھا لیکن جب لڑکے جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت عطا فرمائی اور کاروبار میں نمایاں وسعت بخشی۔ قادیان میں مرحوم جوتوں کی دکان کرتے تھے۔ احمدیت سے آپ کی وابستگی کا یہ عالم تھا کہ ضلع بھر میں دور و نزدیک جہاں بھی جلسہ یا مناظرہ ہوتا تھا شیخ صاحب مرحوم وہاں موجود ہوتے تھے جو احباب حالات سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں آج یہاں کل وہاں بڑی کثرت سے جلسے و مناظرے ہوا کرتے تھے۔

۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد آپ کا خاندان فیصل آباد میں آکر آباد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑا فضل نازل فرمایا جس کا آپ ہمیشہ شکر ادا کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ ہماری خوبی نہیں محض اللہ تعالیٰ کا احسان اور اس کا انعام ہے۔ سلسلہ کے کاموں میں ان کی دلچسپی بدستور قائم رہی مال و دولت کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ دلچسپی بھی بڑھتی رہی اور ان کا مال اور ان کی تجارت دینی جماعت کی خدمت میں کام آتی رہی۔ ذی القربیٰ میں اگر کسی کا روزگار ٹھپ ہو گیا تو اس کی بھرپور مدد کر کے اسے دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنایا اس کے علاوہ دیگر مستحقین کی بھی حسب موقعہ امداد فرمایا کرتے تھے جب بھی سلسلہ کی مالی تحریک کا کوئی موقعہ آیا میرا تجربہ یہی ہے کہ مرحوم اور مرحوم کے صاحبزادگان نے پورے خلوص سے اس میں حصہ لیا۔ ۱۹۷۴ء کے فسادات میں بڑا نقصان ہوا لیکن اس نقصان کا مرحوم یا مرحوم کے لڑکوں پر ذرہ برابر اثر نہیں تھا۔ بڑا سخت دور تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شاملِ حال رہا اور دین کی خدمت ان کے دلوں میں بڑھتی چلی گئی۔ شیخ صاحب مرحوم بڑی خوشی سے اس بات کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ الحمد للہ احمدیت کی خاطر قربانی کی سعادت ملی یہ نعمت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔

خلافت کے ساتھ آپ کی وابستگی بڑی گہری تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنے تعلقات کا اظہار بڑے فخر سے کیا کرتے تھے اور اس بات پر تو ان کو بڑا ناز تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولادت اور ان کی ولادت ایک ہی دن کی ہے۔

باوجود اس کے کہ قادیان کی نسبت یہاں بہت زیادہ مال و منال اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور بڑی فراخدلی بخشی مگر قادیان کی محبت اور قادیان کی زندگی کی یاد کے مقابلہ میں ان آسائشوں کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔

جب تک مرحوم کے والدین زندہ رہے ان کی خدمت بڑی سعادت مندی اور باقاعدگی سے کرتے رہے۔ تفصیلات کی یہاں گنجائش نہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ والدین کے احترام اور خدمت کے مقابلہ میں دوسری کسی چیز کو کوئی اہمیت حاصل نہ تھی۔

فیصل آباد سے مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا کثیر تعداد میں فیصل آباد کے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی کافی تعداد میں جنازہ کے ہمراہ آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب کیلئے تشریف لائے تو حضور نے ازراہ شفقت مرحوم کے صاحبزادگان الحاج شیخ حمید اللہ صاحب الحاج شیخ شریف اللہ صاحب الحاج شیخ سمیع اللہ صاحب اور شیخ سعید اللہ صاحب سے اور مرحوم کے بھائیوں سے تعزیت فرمائی اور صبر کی تلقین فرمائی۔ نماز مغرب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصی ہونے کی وجہ سے مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جو

(باقی صفحہ ۵ پر)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا عزیز منصور احمد ظفر سلمہ اللہ تعالیٰ جو ملازمت کے سلسلہ میں بیرون ملک مقیم ہے ان دنوں بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین!

(میاں خان پینشنر۔ احمد نگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ ستمبر ۱۹۷۷ء

۱۔	محترمہ ظہور بیگم صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ	۲۰-۰۰
۲۔	مکرم سردار عبدالرحمٰن صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰-۰۰
۳۔	" فیض الغنی صاحب ابن سردار عبدالشکور صاحب "	۵۰-۰۰
۴۔	" لئیق احمد صاحب طارق الزہرہ دارالبرکات ربوہ	۲۵-۰۰
۵۔	محترمہ ناصرہ شمس صاحبہ اسلامیہ کالج لاہور	۱۰-۰۰
۶۔	" عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار غلام رسول صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی - ربوہ	۱۰-۰۰
۷۔	" مبارکہ ناصر صاحبہ بنت میجر ایم اے کہانا صاحب لاہور چھاؤنی	۲۰-۰۰
۸۔	مکرم میجر ڈاکٹر منیر احمد خالد صاحب حال کوئٹہ	۵۰-۰۰
۹۔	" اسداللہ خان صاحب " "	۵۰-۰۰
۱۰۔	" مینیجر صاحب P.I.A. ربوہ	۵۰-۰۰
۱۱۔	محترمہ شگفتہ منیر صاحبہ ریلوے روڈ گجرات	۱۰-۰۰
۱۲۔	" نسیمہ دہلوی صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب دہلوی ربوہ	۱۰-۰۰
۱۳۔	" ناصرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد علی خان صاحب چک نمبر ۶ کھیم سنگھ والا	۱۰-۰۰
۱۴۔	" امۃ الباری نعیم صاحبہ شاہنواز لمیٹڈ کراچی	۵۰-۰۰
۱۵۔	مکرم خواجہ محمد گل صاحب کھاریاں	۵۰-۰۰
۱۶۔	محترمہ والدہ صاحبہ طاہر محمود صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰-۰۰
۱۷۔	" لیڈی ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ قریشی بلڈنگ سیالکوٹ	۱۰۰-۰۰
۱۸۔	" حبیب بیگم صاحبہ سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۱۰-۰۰
۱۹۔	مکرم زاہد محمود باجوہ صاحب تیزاب احاطہ لاہور	۲۰-۰۰
۲۰۔	" ضیاء اللہ صاحب پلستر نزد پولیس لائن گجرات	۲۵-۰۰
۲۱۔	" سید مبارک احمد صاحب پیر اینڈ سنز سیالکوٹ	۳۰-۰۰
۲۲۔	" چوہدری نذیر احمد صاحب گھڑیالی کلاں	۳۰-۰۰
۲۳۔	" فضل حق خان صاحب گلشن اقبال کراچی	۲۰-۰۰
۲۴۔	" عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر نشتر ہسپتال ملتان	۱۰-۰۰
۲۵۔	" میجر سی ڈبلیو رحمٰن صاحب دھمیال روڈ راولپنڈی	۸۰-۰۰
۲۶۔	" خواجہ عبدالرحمٰن صاحب گوجرخان	۶۰-۰۰
۲۷۔	" حسن مفتی صاحب پشاور یونیورسٹی	۲۵-۰۰
۲۸۔	" محمد یامین صدیقی صاحب راولپنڈی	۱۰-۰۰
۲۹۔	محترمہ قدسیہ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰-۰۰
۳۰۔	" بیگم صاحبہ محمود احمد صاحب ناصر سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۲۵-۰۰
۳۱۔	" وزیر بیگم صاحبہ فیڈرل بی ایریا کراچی	۲۵-۰۰
۳۲۔	" رضیہ عنایت صاحبہ ناظم آباد "	۵۰-۰۰
۳۳۔	" بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب بٹ نارنگ منڈی	۵۰-۰۰
۳۴۔	" ناصرہ بشیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ناظم آباد کراچی	۲۰-۰۰
۳۵۔	مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار	۲۵-۰۰
۳۶۔	ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰-۰۰
۳۷۔	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰-۰۰
۳۸۔	مکرم امجد علی صاحب کھاد فیکٹری پیراں غائب ملتان	۳۰-۰۰
۳۹۔	محترمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ معرفت ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نوابشاہ	۱۲۰-۰۰
۴۰۔	مکرم نصراللہ خان صاحب جھور چک ۱۱۷	۹-۷۰
۴۱۔	" مشتاق احمد صاحب بٹ آف جہلم	۳۰۰-۰۰
۴۲۔	محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم ربوہ	۳۰-۰۰
۴۳۔	" مسز نسیم ڈار صاحبہ سمن آباد لاہور	۱۰۰-۰۰

(باقی)

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد چہارم اور دیگر مطبوعات لجنہ

تاریخ لجنہ جلد چہارم شائع ہو چکی ہے۔ تمام لجنات مطلوبہ تعداد سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دے کر کتب منگوا لیں۔

امسالی رپورٹ سالانہ شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس سال کی سالانہ رپورٹ کو تاریخ لجنہ جلد چہارم میں ہی شامل کر لیا گیا ہے۔ کتاب کی قیمت فی جلد ۲۰/- روپے ہے۔

نیز تاریخ جلد سوم کے چند نسخے باقی ہیں جن بہنوں کو ضرورت ہو منگوا لیں۔

مجلہ اردو، لجنہ سیکیں، رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم، بصیرت افروز خطاب، راہِ ایمان انگریزی، مقامات النساء انگریزی بھی دفتر میں موجود ہیں۔ لجنات زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کرنے کی کوشش کریں۔ (سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

بازیافت گھڑی

ایک عدد کلائی گھڑی مردانہ، جامعہ احمدیہ ربوہ کے نزدیک گری ہوئی ملی ہے۔ جس دوست کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر سکتا ہے۔

(محمد سعید انسپکٹر وصایا مکان نمبر ۹/۹ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

گمشدہ رسید بک

رسید بک نمبر ۱۳۴۲۷ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ گم ہو گئی ہے۔ تمام خدام متنبہ رہیں اور اس رسید بک پر کسی کو چندہ ادا نہ کریں۔ بلکہ اگر کسی کے بارہ میں پتہ چلے کہ کوئی صاحب اس رسید بک پر چندہ وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو فوری طور پر اس کی اطلاع مہتمم مقامی ربوہ یا دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو فرمائیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ مکرم برادرم چوہدری خوشی محمد صاحب شاکر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن چوہدری غلام محمد صاحب آف گھسیٹ پورہ کا نکاح رسول بی بی بنت چوہدری محمد سلطان صاحب آف گھسیٹ پورہ کے ساتھ محترم مولوی خورشید احمد صاحب (آف گھسیٹ پورہ) نے ۸ تولے سونا (بصورت زیور) حق مہر پر ۵/۵/۷۸ بروز جمعہ پڑھا۔

بعد ازاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور ۶/۵/۷۸ بروز ہفتہ دعوت ولیمہ ہوئی۔

احباب جماعت سے اس شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری ہادی علی مربی سلسلہ)

۲۔ ۱۳ اپریل ۱۹۷۸ء کو مکرم رانا محمد بخش صاحب مرحوم کی دو بچیوں عزیزہ ناصرہ پروین صاحبہ و عزیزہ بشریٰ تبسم صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالبرکات ربوہ نے رانا محمد بخش صاحب مرحوم کے مکان پر کیا۔

عزیزہ ناصرہ پروین صاحبہ کا نکاح بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم منور حسین صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب کوٹلی ۱۱۷ تحصیل و ضلع شیخوپورہ کے ہمراہ اور عزیزہ بشریٰ تبسم کا نکاح بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محمد یونس صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب موصوف کے ہمراہ طے پایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (نذیر احمد نذیر ٹی سٹال مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد شریف صاحب چک نمبر ۱۶۶ مراد مکان کی چھت سے گر کر شدید زخمی ہو گئی ہیں۔

۲۔ محترمہ شہناز بیگم صاحبہ زوجہ نصرت احمد صاحب ناصر بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہیں۔

قارئین کرام ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چوبیسویں (۲۴) سالانہ تربیتی کلاس ربوہ میں شروع ہوگئی

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے اہم خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا

ربوہ ۱۲ ہجرت - آج بروز جمعۃ المبارک ایوانِ محمود میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چوبیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس شروع ہوگئی یہ کلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶ ہجرت (مئی) تک جاری رہے گی - اس میں قرآن کریم، احادیثِ نبویؐ، فقہ، کلام، ردِّ عیسائیت، قواعد عربی اور حفظ قرآن و حدیث کے علاوہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر دینی لٹریچر طلباء کو پڑھایا جائے گا جس کے بعد امتحان لے کر انہیں سندات دی جائیں گی۔ روزانہ علماء سلسلہ بھی مختلف اہم موضوعات پر طلباء سے خطاب فرمائیں گے۔

اس کلاس کا افتتاح ۱۲ ہجرت کو بعد نماز عصر پونے چھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی تقریر میں طلباء کو اہم اور ضروری نصائح کرنے کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ متعدد بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت اس تقریب میں شامل ہوئے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ جامعہ احمدیہ کے ایک انڈونیشین طالب علم عزیز قمر الدین صاحب نے کی بعد ازاں محمد سلیم صاحب جاوید ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار پڑھ کر سنائے جس کے بعد مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ بعد ازاں مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب شاد (منگلا) نے کلاس کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے کلاس کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ نے اس کے نصاب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یہ کوشش کی ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ مجالس کی نمائندگی ہو۔ آخر میں آپ نے درخواست دعا کی کہ جن مقاصد کے لئے یہ کلاس منعقد کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی عطا فرمائے۔

بعد ازاں اس تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے طلباء سے اہم خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا آج خوشی کا دن بھی ہے اور افسوس کا بھی۔ خوشی اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کلاس کے انعقاد کی اور آپ کو اس میں شامل ہونے کی توفیق بخشی۔ یہ خوشی دائمی ہے۔ اس کے بالمقابل افسوس جو کہ عارضی ہے یہ ہے کہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور ملاقات سے مشرف ہونے اور حضور کے کلماتِ طیبات سے مستفیض ہونے کا موقع میسر نہیں آسکا کیونکہ حضور ایدہ اللہ اپنے اس دورہ پر بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں جو کہ موجودہ حالات میں خاص اہمیت کا حامل ہے اور جس کے نتیجہ میں اسلام کے حق میں یورپ میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہونے کی توقع ہے۔

آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ شدید گرمی، کٹائی کے موسم اور حضور ایدہ اللہ کی عدم موجودگی کے باوجود کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی تعداد توقع سے زیادہ ہے آپ نے سورۃ النصر کی تفسیر کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ عظیم کامیابی کے نتیجہ میں عظیم ذمہ داریاں بھی مومنوں پر عائد ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اس مختصر سی سورت میں فتح اور کامیابی کے اسلامی تصور کو ایسے رنگ میں پیش کیا گیا ہے جس کی اور کہیں مثال نہیں مل سکتی۔ فتح کا عام تصور تو یہ ہے کہ ایک عظیم فوج علاقوں کو تاخت و تاراج کرتے ہوئے ملک پر چھا جائے اور کامیابی کے نشہ میں لوگوں کو تختۂ ظلم و ستم بنائے مگر فتح کا اسلامی تصور یہ ہے کہ لوگ جب فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں تو فخر و تعلی اور کبر و غرور کی بجائے ایک مسلمان کی نفسیاتی کیفیت یہ ہو کہ اس کا سر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں جھکتا چلا جائے اور وہ اپنی کمزوریوں کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے غیر معمولی طور پر دعاؤں اور استغفار کو اپنا شعار بنالے اور اس فکر میں لگا رہے کہ کہیں نئے آنے والے لوگ اپنی غیر اسلامی عادات کو بھی اسلامی معاشرہ میں شامل نہ کردیں۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ کرامؓ کی فتح اور کامیابی کے وقت یہی کیفیت ہوتی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ حقیقی فتح وہی ہوتی ہے جس میں خدا کی برکت شامل ہو اور لوگ اسلام کے رنگ میں رنگین ہوجائیں۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ اس وقت ہماری جماعت جن حالات میں سے گزر رہی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں اور کامیابیوں سے نواز رہا ہے انہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے ان کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ ہم دعاؤں اور استغفار پر بہت زور دیں کامیابی کے اسلامی تصور کو اپنانے کے لئے ہی یہ تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی دینی معلومات کو بڑھائیں اور اپنے آپ کو تربیت کے اس معیار تک پہنچائیں جہاں پہنچ کر آپ آنے والے زمانہ میں اپنی ذمہ داریوں کو نبھا سکیں۔ تعلیم القرآن کا ذوق و شوق، اعلیٰ اخلاق، نماز باجماعت اور نظم و ضبط کی پابندی وہ خصوصیات ہیں جو آپ نے یہاں سیکھنی ہیں اور پھر اپنی اپنی جماعت میں واپس جاکر دوسروں کو بھی یہی سکھانا ہے لہٰذا آپ وقت کی قدر کریں اور خدا کی رضا کی خاطر کلاس کے نصاب اور اس کے پروگرام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور دعاؤں میں یہ ایام بسر کریں۔

اس اہم خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔

کلاس کے افتتاحی اجلاس کے وقت ۱۹۶ مجالس کے ۲۸۶ خدام موجود تھے جبکہ اس کے بعد اسی دن آٹھ بجے شب تک ۲۰۷ مجالس کے ۳۰۷ خدام کلاس میں شامل ہونے کے لئے ملک کے مختلف اطراف و جوانب سے ربوہ پہنچ چکے تھے اور ابھی چونکہ خدام کی آمد کا سلسلہ جاری ہے اس لئے اس تعداد میں خدا کے فضل سے مزید اضافہ کی توقع ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

احباب جماعت کی خصوصی توجہ کے لئے

سب کمیٹی شوریٰ (۷۸ - ۱۳۵۷ ہش) نے بجٹ وقفِ جدید پر غور کرنے کے بعد رائے دی کہ اطفال الاحمدیہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو شرح چندہ ایک روپیہ ماہوار مقرر فرمائی ہے اس سے جماعتوں کو متعارف کروایا جائے نیز مجوزہ بجٹ میں مندرجہ گوشوارہ کے مطابق ابھی تک بالغان میں ۳۶۱ جماعتیں اور اطفال میں ۵۹۸ مجالس وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں ہوئیں ان کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنے کے لئے ہنگامی طور پر کوشش کرنے کی ضرورت ہے - دورانِ سال ایک ہفتہ جماعتی نظام کے تحت بالغان کے لئے اور ایک ہفتہ خدام الاحمدیہ کے تحت اطفال کے لئے منایا جائے۔

ان سفارشات کے ساتھ سب کمیٹی شوریٰ نے وقفِ جدید کا مجوزہ بجٹ آمد و خرچ بقدر -/۶,۶۸,۰۰۰ روپے منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

نمائندگانِ شوریٰ نے بالاتفاق رائے دی کہ بجٹ وقفِ جدید کو اسی طرح منظور کرلیا جائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-
"منظور ہے"

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

چندہ تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

جملہ جماعتوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ جلسہ سالانہ کے مہمان خانہ کی تعمیر کا چندہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تمام رقوم بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کھاتہ ۶۸۵۵/۱۵۶/۱۰۳ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں۔ (افسر جلسہ سالانہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴